



URDU Gif Format

قبورِ مسلمین کی توہین کی بناء پر وہابیوں کی سرکوبی

اَشْيَاءُ الْاَرْوَاحِ لِدِيَارِهِمْ بَعْدَ الرِّوَاحِ

— ۱۳۲۱ھ —

مصنف:

اعلیٰ حضرت، مجددِ امام احمد رضا

ALAHAZRAT NETWORK

اعلیٰ حضرت نیٹ ورک

www.alahazratnetwork.org

رسالہ

إِثْبَاتُ الْأَرْوَاحِ لِذِيَّارِهِمْ بَعْدَ الرِّوَا حِ

۱۳

۲۱

(رُوحوں کا بعد وفات اپنے گھر آنا)

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

مسئلہ ۲۶۰ شعبان المعظم ۱۳۲۱ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین و شرع متین اس مسئلہ میں کہ جس وقت سے رُوح انسان کی جسم سے پرواز کرتی ہے بعد اُس کے پھر بھی اپنے مکان پر آتی ہے یا نہیں؟ اور اس سے کچھ ثواب کی خواستگار خواہ قرآن مجید یا خیرات وغیرہ طعام ہو یا روپیہ پیسہ ہوتی ہے یا نہیں؟ اور کون کون دن رُوح اپنے مکان پر آیا کرتی ہے؟ اور اگر آتی ہے تو منکر اس کا گنہ گار ہے یا نہیں؟ اور اگر ہے تو کس گناہ میں شامل ہے؟ بیضا تو جروا

الجواب

خاتمہ الحشیش شیخ مفتی مولانا عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ شرح مشکوٰۃ شریفین باب زیارۃ القبور

میں فرماتے ہیں:

مستحب است کہ تصدق کردہ شود از میت بعد از رفتن او از عالم تا ہفت روز تصدق از میت نفع میت کے دنیا سے جانے کے بعد سات دن تک اس کی طرف سے صدقہ کرنا مستحب ہے۔ میت کی طرف سے

اور استناد کا روایات صحیح مرفوعہ متصلہ الاسناد میں صحرا اور صحاح کا صرف کتبہ مستہ پر قصر، جیسا کہ صاحب مائتہ مسائل سے یہاں واقع ہوا، جمل شدید و سفہ بعید ہے۔ حدیث حسن بھی بالا جماع حجت ہے۔ غیر عطاء و احکام مولد و حرام میں حدیث ضعیف بھی بالا جماع حجت ہے۔ ہمارے ائمہ کرام خفیہ و جمہور ائمہ کے نزدیک حدیث مرسل غیر متصل الاسناد بھی حجت ہے۔ ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک حدیث موقوف غیر مرفوعہ قبل صحابی بھی حجت ہے کہ سب مسائل ادنیٰ طلبہ علم پر بھی روشن ہیں۔ اور حدیث صحیح کا ان چھ کتابوں میں محصور نہ ہونا بھی علم حدیث کے ابجد خوانوں پر تین و مبرہن (ظاہر و دلائل سے ثابت - ت) سے۔ و لکن الوہابیۃ قوم یجھلون (لیکن وہاں نادان ہیں - ت)

طرف (عجب - ت) یہ کہ خود صاحب مائتہ مسائل نے اس کتاب اور اربعین میں اور بزرگان خاندان دہلی بناب مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب و شاد ولی اللہ صاحب نے اپنی تصانیف کثیرہ میں وہ روایات غیر صحاح و روایات طبقہ راہ اور ان سے بھی نازل تر (کم مرتبہ - ت) سے استناد کیا ہے، جیسا کہ ان کتب کے ادنیٰ مطالعہ سے واضح و مبین ہے و لکن الفجادیۃ یجحدون الحق و ہم یعلمون (لیکن نجدیہ جان بوجہ کرتی ہیں - ت)

امام اجل عبداللہ بن مبارک والوبکر بن ابی شیبہ استاد بخاری و مسلم حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے موقوف اور امام احمد مستند اور طبرانی معجم کبیر اور حاکم صحیح مستدرک اور ابوالقیم حلیمین بسند صحیح ضرور پر نور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مرفوعہ راوی

و هذا لفظ ابن العیاض قل ان الدنیا جنة الکافر و جحیم المؤمن ، و انما مثل المؤمن حین تخرج نفسه کمثل سرجل کانت فی السجن فاخرج منه فجعل یتقلب فی الارض یتفسح فیہا۔ (اور یہ ابن مبارک کے الفاظ ہیں - ت) بیشک دنیا کافر کی بہشت اور مسلمان کا قید خانہ ہے جب مسلمان کی جان نکلتی ہے تو اس کی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص زندان میں تعاب آزاد کر دیا گیا تو زمین میں گشت کرنے اور با فراغت چلنے پھرنے لگا۔

ابوبکر کی روایت یوں ہے،

فاذا مات المؤمن یطوی بہ بسرج حیث شاء۔ جب مسلمان مرتا ہے اس کی راہ کھول دی جاتی ہے کہ جہاں چاہے جائے۔

۱۔ کتاب الزہد لابن المبارک باب فی طلب الحلال حدیث ۵۹۷ دار الکتب العلمیہ بیروت ص ۲۱۱
۲۔ معنی ابن ابی شیبہ کتاب الزہد حدیث ۱۹۵۷۱ اداۃ القرآن کراچی ۳۵۵/۱۳

قاضی ثناء اللہ بھی تذکرۃ الموتی میں لکھتے ہیں،

”ارواح الیساں (یعنی اولیائے کرام قدس سرہ) از زمین و آسمان و بہشت ہر جا کہ خواہند می روند۔“

خزانۃ الروایات میں ہے،

عن بعض العلماء المحققین ان الارواح تنفصل لیلة الجمعة وتنشق فجاءوا المقابر ہم ثم جاءوا فی بیوتهم۔

ان اسرار المؤمنین یا تون فی حاکل لیلة الجمعة ویوم الجمعة فیقومون بفناء بیوتهم ثم ینادی کل واحد منهم بصوت حزین یا اہلی ویا اذلاء ویا اقر بانی اعطوا علینا بالصدقة واذکرونا ولا تنسوننا واجونا فی غربتنا الخ۔

نیز خزانۃ الروایات مستند صاحب مائتہ مسائل میں ہے،

عن ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما اذا کان یوم عید او یوم جمعة او یوم عاشوراء ولیلة النصف من الشہان تاقب اسرار الارواح ویقومون علی ابواب بیوتهم فیقولون ھل من احد ینکرنا ھل من احد یتقرم علینا ھل من احد ینکر غربتنا الخ۔

اسی طرح کنز العباد میں بھی کتاب الروضۃ امام زعفرانی سے منقول، یہ مسئلہ کہ عقائد کا ہے نہ فقہ کے

اولیائے کرام قدس سرہ کی روحیں زمین، آسمان، بہشت میں جہاں چاہتی ہیں جاتی ہیں (ت)

بعض علماء محققین سے مروی ہے کہ روحیں شہید چھٹی پاتی اور پھیلی جاتی ہیں۔ پچھلے اپنی قبروں پر آتی ہیں پھر اپنے گھروں میں۔

دستور القضاہ مستند صاحب مائتہ مسائل میں فتاویٰ امام نسفی سے ہے، بیشک مسلمانوں کی روحیں ہر روز شہید اپنے گھر آتی اور دروازے کے پاس کھڑی ہو کر دردناک آواز سے پکارتی ہیں کہ اے میرے گھر والو! اے میرے بچو! اے میرے عزیزو! ہم پر صدقہ سے مر کر، ہمیں یاد کرو بھول نہ جاؤ، ہماری غریبی میں ہم پر ترس کھاؤ۔

ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے جب عید یا جمعہ یا عاشورے کا دن یا شہید برات ہوتی ہے اموات کی روحیں اگر اپنے گھروں کے دروازوں پر کھڑی ہوتی اور کہتی ہیں: ہے کوئی کہ ہمیں یاد کرے، ہے کوئی کہ ہم پر ترس کھائے، ہے کوئی کہ ہماری غربت کی یاد دلائے۔

اسی طرح کنز العباد میں بھی کتاب الروضۃ امام زعفرانی سے منقول، یہ مسئلہ کہ عقائد کا ہے نہ فقہ کے

لے تذکرۃ الموتی و القبر اردو ترجمہ مصباح النور باب دہوں کے ٹھہرنے کی جگہ کے بیان میں ذری کتب غازیہ ص ۶۳

لے خزانۃ الروایات لے دستور القضاہ لے خزانۃ الروایات

علاقہ و حرام کا۔ ایسی جگہ دو ایک سندیں بھی ہیں جو میں نے کہہ کر اس قدر کثیر وافر۔

امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ کی منہجی مسائل الصغریٰ فی تخریج احادیث الشفاء زیر نشانے امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں،

لما وجدنا في شيء من كتب الاثر لكن صاحب
اقتباس الانوار ابن الحاج في حد خله ذكره
في فقه حدیث طویل و کفر بذلک سند المشله
فانه ليس مما يتعلق بالاحكام
یعنی میں نے یہ حدیث کسی کتاب حدیث میں نہ پائی مگر
صاحب اقتباس الانوار اور ابن الحاج نے محل میں
اسے ایک حدیث طویل میں بے سند ذکر کیا۔ ایسی
حدیث کو اتنی ہی سند کافی ہے کہ وہ کچھ احکام سے
متعلق نہیں۔

باقی رہا فضائل حال کے شیخ الفضل گنگوہی کا براہین قاطعہ میں زعم باطل کہ ارواح کا اپنے گھر آنا یہ
مسئلہ عقائد کا ہے اس میں مشہور و متواتر صحاح کی حاجت ہے قطعیات کا اعتبار ہے نہ ظنیات صحاح کا۔ یعنی اگر
صحیح بخاری و صحیح مسلم کی بھی صحیح و صحیح حدیثوں میں ہو کہ روایت آتی ہیں تو وہ حدیثیں بھی ان کے دھرم ملا نہ سب
میں مژدہ دیں گی کہ ان روایات میں عمل نہیں بلکہ علم ہے اور تسلیم بھی کر لے تو فقط عمل ہے نہ فضل عمل۔ براہین قاطعہ
لما امر الله به ان يوصل (اللہ تعالیٰ نے جس چیز کے طے کرنے کا حکم دیا اسے قطع کرنے والی کتاب۔ ت) میں چار
دوق سے زائد پر بھی اجماع اٹھو کہ طرح طرح کے مخرجات سے آلودہ اندودہ (مذہب و طبع ۱۲) کیا ہے سخت جمالیہ
فاشہ ہے۔

اقول اگرچہ ہر جملہ خبریہ جس میں کسی بات کا ایجاب یا سلب ہو اگرچہ اسے نفی و اثبات کسی طرح فقہاء
میں دخل نہ ہوتا تاں یا مثبت کسی پر اس نفی و اثبات کے سبب حکم ضلالت و گمراہی محض نہ ہو سبب باب عقاید میں داخل
نہیں ہے، جس میں احادیث بخاری و مسلم بھی جب تک متواتر نہ ہوں نہ مقبول نہ ہوں۔ تو اولاً سیر و مفارقت و مناقب
یہ علوم کے علوم سب کا و خورد و دریا برد ہو جائیں، حالانکہ علماء تصریح فرماتے ہیں کہ ان علوم میں صحاح درکنار
ضعاف بھی مقبول۔ سیرت النبی العزیز میں ہے،

لا يخطئ ان السيرة تجمع الصحيح والسقيم،
والضعيف والبلاغ، والمرسل والمنقطع،
والمعضل دون الموضوع، وقد قال الامام
حنفی نہیں کہ کتب سیر میں موضوع چھوڑ کر صحیح، سقیم،
ضعیف، بلاغ، مرسل، منقطع، معضل ہر قسم
کی روایتیں ہوتی ہیں۔ امام احمد وغیرہ ائمہ نے

احمد بن حنبل وغیرہ من الاعۃ، اذا روينا في الحلال والمحرّم شددنا واذا روينا في الفضائل ونحوها قساها لنا۔
فرمایا ہے، جب ہم حلال و حرام یعنی باب احکام میں روایت کرتے ہیں تو شدت برتتے ہیں اور جب باب فضائل وغیرہ میں روایت کرتے ہیں تو نرمی رکھتے ہیں۔

اس بحث کی تفصیل فقیر کی کتاب حنیف العین فی حکم تقبیل الایماہین میں ملاحظہ ہو۔ یہیں دیکھیے
رہائے مذکور امیر المؤمنین کیا فضائل اعمال سے تھا، وہ بھی باب علم سے ہے، جس میں امام خاتم الفقہاء نے بعض علماء کی بے سند حکایت بھی کافی بتائی۔

ثانیاً علم رجال بھی مردود ہو جائے کہ وہ بھی علم ہے نہ عمل و فضل، عمل تو غیر قطعیات سبب باطل و مہمل۔
ثالثاً دو تہائی سے زائد بخاری و مسلم کی حدیثیں محض باطل و مردود قرار پائیں۔

رابعاً عقائد و اعمال میں تفرقہ جس پر اجماع ائمہ ہے ضائع جائے، کہ احکام حلال و حرام میں کیا اعتقاد علت و حرمت نہیں لگا ہوا ہے اور وہ عمل نہیں بلکہ علم ہے تو کسی شے کے حلال یا حرام سمجھنے کے لیے بخاری و مسلم کی حدیثیں مردود۔ اور جب حلال و حرام کچھ نہ جائیں تو اسے کیوں کریں اس سے کیوں بچیں!

خاصاً بلکہ فضائل اعمال میں بھی احادیث صحیحین کا مردود ہونا لازم۔ حالانکہ ان میں ضعیف حدیثیں بھی یہ سفیہ خود مقبول ماننا ہے۔ ظاہر ہے کہ اس عمل میں بدتر خرابی ہے اس پر یہ جواب یہ جانا خود عمل نہیں بلکہ علم ہے اور علم باب عقائد سے ہے اور عقائد میں صحاح قطعیات مردود۔

سادساً اگلے صاحب نے تو اتنی مہربانی کی تھی کہ حدیث صحیح مرفوع متصل السند مقبول رکھی تھی، انہوں نے بخاری و مسلم بھی مردود کر دیں، جب تک قطعیات نہ ہوں کچھ نہ سنیں گے حشر
قدم عشق پریشتر بہتر

سابعاً ختم النبی کا ثمرہ دیکھئے، اسی پر اپنی قاطعہ لکھا امر اللہ بہ ان یوصل میں فضیلتِ مسلم محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو باب فضائل سے نکلا کہ اُس تکلفاً سے اعتقادات میں داخل کرایا تاکہ صحیحین بخاری و مسلم کی حدیثیں بھی جو وسعتِ علم محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر دال ہیں مردود ٹھہریں۔ اور وہیں وہی اُسی نے محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے علمِ عظیم کی تحقیق کو محض بے اصل و بے سند حکایت سے سند یا کہ شیخ عبدالحق روایت کرتے ہیں کہ مجھ کو دیوار کے پچھلے کا بھی علم نہیں، حالانکہ حضرت شیخ

قدس سر نے اسے ہرگز روایت نہ کیا بلکہ اعتراضاً ذکر کر کے صاف فرما دیا تھا کہ "این سخن اصلے نہ دارد" روایت بدان صحیح نشدہ است" (اس کلام کی کوئی اصل نہیں، اور اس کے بارے میں روایت صحیح نہیں۔ ت)

غرض محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فضائل ماننے کو تو جب تک حدیث قطعی نہ ہو بخاری و مسلم بھی مردود، اور معاذ اللہ حضور کی تنقیص فضائل کے لیے بے اصل و بے سند و بے سند و پاسکایت مقبول و محمود۔ اور پھر دعویٰ ایمان، امانت و دین و دیانت پرستور موجود۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ کذلک یطہر اللہ علی کل قلب متکبر جبار (اسی طرح اللہ ہر متکبر سخت گیر کے دل پر پڑھ کر دیتا ہے۔ ت)

بالجملہ یہ مسئلہ نہ باب عقائد سے نہ باب احکام حلال و حرام سے۔ اسے جتنا ماننا چاہئے کہ اُس کے لیے اتنی سند کافی و کافی۔ منکر اگر صرف انکار یقین کرے یعنی اس پر جوہر و یقین نہیں تو ٹھیک ہے، اور عارض مسائل سیر و مغازی اخبار و فضائل ایسے ہی ہوتے ہیں، اس کے باعث وہ مردود نہیں قرار پاسکتے۔ اور اگر دعویٰ نفی کرے یعنی کہ مجھے معلوم ثابت ہے کہ وہیں نہیں آتیں تو جھوٹا کذاب ہے۔ بالفرض اگر ان روایات سے قطع نظر بھی تو خایت یہ کہ عدم محبت ہے نہ ثبوت عدم، اور بے دلیل عدم ادعا ہے عدم محض تکم و ستم، آنے کے بارے تو اتنی کتب و علماء کی عبارات اتنی روایات بھی ہیں نفی و انکار کے لیے کون سی روایت ہے؟ کس حدیث میں آیا کہ روح کا آنا باطل و غلط ہے؟ تو ادعا ہے بے دلیل محض باطل و ذلیل۔

کیسی ہٹ دھرمی ہے کہ طرف مقابل پر وہ روایات موجودہ صرف برائے ضعف مردود، اور اپنی طرف روایت کا نام نہ نشان اور ادعا ہے نفی کا بلند شان۔ روح کا آنا اگر باب عقائد سے ہے تو نفیاً و اثباتاً ہر طرح اسی باب سے ہو گا، اور دعویٰ نفی کے لیے بھی دلیل قطعی درکار ہوگی، یا مسئلہ ایک طرف سے باب عقائد میں ہے کہ صحاح بھی مردود، اور دوسری طرف سے ضروریات میں ہے کہ اصلاً حاجت دلیل مفقود۔

لیکن الوہابیۃ لا یعقلون ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم و صلی اللہ تعالیٰ علی خیر خلقہ محمد و آلہ و صحبہ اجمعین، آمین، واللہ تعالیٰ اعلم و علمہ جل مجدہ اتم و احکم۔ فقط

لیکن وہ بابیر بے عقل ہوتے ہیں۔ اور پائی سے رکنے، نیکی کے کرنے کی طاقت نہیں مگر بلند عظیم خدا ہی کی طرف سے۔ اور خدا سے برتر اپنی مخلوق میں سب سے بہتر محمد و آلہ و اصحاب سب پر درود نازل فرمائے۔ انہی قبول کر۔ اور اللہ تعالیٰ خوب جانتے والا ہے اور اس ذات بزرگ کا علم زیادہ کامل اور حکم ہے (ت)

مسئلہ ۲۶۱ از کانپور محلہ مول گنج مرسلہ امام الدین صاحب ۱۹ ربیع الآخر ۱۳۲۶ھ
مرنے کے بعد میت کو اپنے عزیزوں سے کس طرح تعلقات رہتے ہیں؟

الجواب

میت فنا سے روح نہیں، بلکہ وہ جسم سے روح کا جدا ہوتا ہے۔ روح ہمیشہ زندہ رہتی ہے۔ حدیث میں ہے:
انما خلقتم للابد تم ہمیشہ زندہ رہنے کے لیے بنائے گئے۔ تو جیسے تعلقات حیات دنیوی میں تھے اب بھی رہتے
ہیں۔ حدیث میں فرمایا کہ ہر بعد کو ماں باپ پر اولاد کے ایک ہفتہ کے اعمال پیش کیے جاتے ہیں، نیکیوں پر خوش
ہوتے ہیں، برائیوں پر رنجیدہ ہوتے ہیں، تو اپنے گزشتہ ہر بدیہ نہ کرو، اے اللہ کے بندو! واللہ
تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۶۲ از کانپور مسجد گلم شاہی اندرون دروانہ مستی مرسلہ صفوی احمد الدین صاحب ۲۶ صفر ۱۳۳۸ھ
کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ارواح مومنین کی جگہ کون ہے، کیا جسد کے ساتھ رہتے ہیں
یا علیحدہ؟

الجواب

ارواح مومنین برزخ میں اجسام مثالی ہیں، جیسے شہداء کے لیے حواصل طیور و خضر فرمایا سبزر
برندوں کے بھیس میں، اور ان کے مقام حسب مراتب مختلف ہیں، قبور پر یا چاہ زمزم میں یا فضا سے آسمان میں
یا کسی آسمان پر یا عرش کے نیچے نور کی قدیوں میں، کما فصلہ الامام السیوطی فی شرح الصدور
(جیسا کہ امام سیوطی نے شرح الصدور میں اسے تفصیل سے بیان کیا ہے۔ ت) واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۶۳ از کانپور محلہ مول گنج مرسلہ امام الدین صاحب ۱۹ ربیع الآخر ۱۳۲۶ھ

- (۱) عزیزوں پر جو اثر ہوتا ہے کیا اس کا اثر میت پر بھی ہوتا ہے یا نہیں؟
- (۲) عذاب و ثواب کی کیا شکل ہے جبکہ انسان خاک میں مل جاتا ہے اور روح اپنے مقام پر چلی جاتی ہے۔
- (۳) روح کا مقام مرنے کے بعد کہاں ہے؟
- (۴) خواب میں اپنے کسی مرحوم عزیز کو دیکھتے ہیں کیا اس کا اثر مرحوم پر بھی پڑتا ہے یا نہیں؟
- (۵) روح کیا چیز ہے؟ اکثر سنایا گیا ہے کہ روح تمام دنیاوی کیفیات کا ادراک ہر وقت بعد موت کرتی ہے۔
- (۶) قبر پر کوئی شخص جائے اس کا علم میت کو ہوتا ہے؟

الجواب

42
42

(۱) عزیزوں کو اگر تکلیف پہنچتی ہے اس کا طول میت کو بھی ہوتا ہے، اموات پر رونے کی ممانعت میں فرمایا کہ جب تم روتے ہو مردہ بھی رونے لگتا ہے، تو اُسے ٹھکیں نہ کرو۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۲) انسان کبھی خاک نہیں ہوتا بدن خاک ہو جاتا ہے، اور وہ بھی گل نہیں، کچھ اجزائے اصلہ ذریعہ جی کو عجب الذنب کہتے ہیں وہ نہ جلتے ہیں نہ ٹپکتے ہیں ہمیشہ باقی رہتے ہیں، انہیں پر روز قیامت ترکیب جسم ہوگی۔ عذاب و ثواب رُوح و جسم دونوں کے لیے ہے، جو فضا رُوح کے لیے مانتے ہیں گمراہ ہیں، رُوح بھی باقی اور جسم کے اجزائے اصل بھی باقی، اور جو خاک ہو گئے وہ بھی فضا کے مطلق نہ ہوتے، بلکہ تفرق اتصال ہوا اور تغیر نبات۔ پھر استعمال کیا ہے۔ حدیث میں رُوح و جسم دونوں کے معذب ہونے کی خبر مثال ارشاد فرمائی کہ ایک باغ ہے اس کے پھل کھانے کی ممانعت ہے، ایک لٹھا ہے کہ پاؤں نہیں کھتا اور آنکھیں ہیں وہ اس باغ کے باہر پڑا ہوا ہے، پھلوں کو دیکھتا ہے مگر اُن تک جا نہیں سکتا۔ اتنے میں ایک اندھا آیا اُس نے لٹھے سے اُس سے کہا، تو مجھے اپنی گردن پر بٹھا کر لے چل میں تجھے رستہ بتاؤں گا، اس باغ کا میوہ ہم تم دونوں کھائیں گے۔ یوں وہ اندھا اس لٹھے کو لے گیا اور میوے کھائے، دونوں میں کون سزا کا مستحق ہے؟ دونوں ہی مستحق ہیں، اندھا اُسے نسلے جاتا تو وہ نہ جا سکتا، اور لٹھا اُسے نہ بتاتا تو وہ نہ دیکھ سکتا۔ وہ لٹھا رُوح ہے کہ ادراک رکھتی ہے اور افعال جوارح نہیں کر سکتی۔ اور وہ اندھا بدن ہے کہ افعال کر سکتا ہے اور ادراک نہیں رکھتا، دونوں کے اجتماع سے معصیت ہوئی دونوں ہی مستحق سزا ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۳) رُوح کا مقام بعد موت حسب مراتب مختلف ہے۔ مسلمانوں میں بعض کی رُوحیں قبر پر رہتی ہیں اور بعض کی چاہ زمزم میں اور بعض کی آسمان وزمین کے درمیان، اور بعض آسمانِ اول دوم ہفتم تک، اور بعض اعلیٰ علیین میں، اور بعض سبز پرندوں کی شکل میں زیرِ برش فور کی قندیلوں میں۔ کفار میں بعض کی رُوحیں چاہ وادی برہوت میں، بعض کی زمین دوم سوم ہفتم تک، بعض تجہیں میں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۴) کبھی پڑتا ہے کبھی نہیں، دونوں قسم کے خواب مخرج الصدور میں مذکور ہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم

(۵) رُوح میرے رب کے حکم سے ایک شے ہے اور تمہیں علم دیا گیا مگر غموراً۔ رُوح کے ادراکات علم و سمع و بصر باقی رہتے، بلکہ پہلے سے بھی زائد ہو جاتے ہیں، واللہ تعالیٰ اعلم۔

(۶) قبر پر آنے والے کو میت دیکھتا ہے، اُس کی بات سُنتا ہے۔ اگر زندگی میں پہچانتا تھا اب بھی پہچانتا ہے اگر اس کا عزیز یا دوست ہے تو اُس کے آنے سے اُنس حاصل کرتا ہے۔ یہ سب باتیں احادیث،

اقوال ائمہ میں مصرع اور اہلسنت کا اعتقاد ہیں۔ ان کی تفصیل بہاری کتاب حیات المرات فی بیان سماع المرات میں دیکھیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

مسئلہ ۲۶۴ ۱۶ جادی الاخریٰ ۱۳۳۸ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ جو جمعرات کو انتقال کرے اس پر عذاب قبر ہر جمعرات کو رادھی معاف ہے یا نہیں؟

الجواب

جمعرات کے لیے کوئی حکم نہیں آیا، شب جمعہ اور روز جمعہ اور رمضان مبارک میں ہر روز کے واسطے یہ حکم ہے کہ جو مسلمان اُن میں مرے گا سوالِ نیکرین و عذابِ کرم سے محفوظ رہے گا واللہ اکرم ان یعفو عن شئی ثم یعود غیہ اللہ اس سے زیادہ کریم ہے کہ ایک شے کو معاف فرما کر پھر اس پر مواخذہ کرے۔ واللہ تعالیٰ اعلم

مسئلہ ۲۶۵ از عبد اللہ صاحب محلہ بہاری پور شہر بریلی ۱۶ صفر ۱۳۳۲ھ

کیا فرماتے ہیں علمائے دین اس مسئلہ میں کہ ایک شخص نے آج یہ بیان کیا کہ ایک نام کے دو آدمی ہوں تو ایسا ہو جاتا ہے کہ بجائے اُس کے کہ جس کی تضا آئی ہو دوسرے آدمی کی رُوح قبض کر لیتے ہیں فرشتے۔ اور یہ بھی بیان کیا کہ یہ وقوع میرے رُہر کا ہے کہ ایک کی جان قبض کر لی گئی اور چند غٹوں کے بعد وہ زندہ ہو گیا اور اُس نام کا اُس محلہ کے قریب ایک شخص تھوڑے مر گیا۔ جو شخص اول مر گیا تھا جب اُس سے حال دریافت کیا تو اُس نے بہت کچھ قصہ بیان کیا، اُس کے بارے میں کیا حکم صادر فرماتے ہیں؟ زیادہ حدادپ!

الجواب

یہ محض غلط ہے، اللہ کے فرشتے اُس کے حکم میں غلطی نہیں کرتے قال اللہ تعالیٰ ویفعلون ما یؤمرون فرشتے وہ کرتے ہیں جو انھیں حکم ہوتا ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم